

روزنامہ نوائے وقت لراچی (11) 18 اگست 2014

علی افق کا ایک ستارہ ڈاکٹر محمد عبدالمقیت شاکر عطی

ڈاکٹر نسیم آرمقیت



ہذا آفریبر 2005ء میں رچنا ہو گئے۔ مگر مور
جناح محمد علی نے اسے غلامی میں لے کر آئی کے طبقہ
کی گرامی کے فرائض بھی اہم سمجھے ہیں اور ان کے
کے عقیدہ میں عقلی و فطری و سماجی و معنوی
ڈاکٹر صاحب اردو قاری کے ساتھ عربی کی بھی
کالی اسٹوڈنٹ رکھتے تھے والد صاحب مولانا
عبدالحق ندوی سے واقفہ حدیث پر ان کی اور
خالص ادبی نقطہ نظر سے ہی قرآن و حدیث
کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے اردو ادبی شریقرآن و
حدیث کی حیثیت سے "حدیث عرب الاوائل"

اور شاکر عطی کی نام قد۔ 7 دسمبر 1945ء کو
ریاست ہے پور (راجستان) کے ایک قصبہ و
وہی گرامے میں آئیں مگر ان کے والد
مولانا محمد عبدالحق ندوی نے ان کا عالم تھے کی
سائنس میں تھیلے کیوں۔ ان کے چچا مولانا محمد
عبدالحق ندوی کا علم حدیث کے حوالے سے بڑا
مستند نام ہے۔ چچا ڈاکٹر محمد عبدالحق ندوی بھی متعدد
سائنس کے مصنف ہیں۔ والد محمد عبدالحق ندوی صاحب
شاعر اور بہت اعلیٰ درجے کے خوش فہم تھے
فرض چچا گرامی نام کا گھارا رہا ہے۔ 1969ء
میں سندھ یونیورسٹی سے ایم اے اردو کا امتحان
اول درجہ اول پاس کیا۔ بعد ازاں ایم اے
معارفات بھی کیا۔ یونیورسٹی کی طرف سے بطور
میڈل اور انجمن ترقی اردو سے ایسے اردو گوشت
میڈل سے نوازا گیا۔ ان کے بعد ڈاکٹر غلام
مصطفیٰ خان کی گرامی میں "اردو ادبی پر قرآن و
حدیث کے اثرات" کے موضوع پر کام شروع کیا
اور 1974ء میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔
ڈاکٹر صاحب نے 1973ء میں گورنمنٹ کالج
لاہور میں اردو کے پبلیک ریکی حیثیت سے تدریس
فرائض کا آغاز کیا۔ مگر عمر گورنمنٹ کالج

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالمقیت عطی ادبی دنیا کی
معروف شخصیت تھے۔ وہ عظیم شاعر و محقق
معلم عربی تھے اور شاعر تھے۔ قدرت نے
ان کے نام کا ایک بڑا میر سے نام کے ساتھ لگا دیا
یعنی میر سے شریک زندگی تھے۔ ان کا پورا تعلق ان
جنتی علوم سے وابستہ رہا۔ ان کے والدین میں بڑا
تعلیمی سرمایہ تھا۔ چچا مولانا محمد عبدالحق ندوی ان
کے فطری میں شامل تھے اور شاید ان کی وجہ تھی کہ
سائنس کے طالب علم تھے مگر طبیعت سائنس کی
طرف مائل نہ تھی ان کی وجہ سے لی ان کی فاضل
میں کافی کر اسے غیر پڑا کیا اور ادب کی طرف مائل
ہوئے۔ ان میں تعلیمی ان کی پندہ وہ مصنف تھے
ای کے بہت کچھ جس کے مقالات لکھے۔ دیکھو روز
مرد زندگی میں قطعاً کچھ نہیں تھے نہایت فہم کچھ
تھیں ان کا اردو کی حد نہایت سے تھیں نہایت
کرنے والی شخصیت کے حامل تھے۔ ان کا ذہن
بہت درما قلم و ادب سے لے کر پڑھائی جانے
کے معاملات میں کیاں چاہا اور یہ اوقات یہ
حق میر سے لئے باعث تکلیف ہو چکی تھی لیکن
ان تکلیف میں ان کی ایک گونا گوست کی ان کو نام
مور سے کوئی دلچسپی نہ تھی قلم و ادب سے علم و ادب کی
خدمت کرتے رہے۔ 29 اگست 11 دسمبر 11
فروری 2013ء کو زندگی کے سفر میں ان کا
پہلا گرامی دنیا سے فانی سے رخصت ہو گئے۔
ڈاکٹر صاحب کا اصل نام محمد عبدالمقیت شاکر عطی

مناج و جان اور قرآن و حدیث کے مطالعات
بڑی کا دل و دماغ سے جڑا کر کے عرب کے
رسم اور رسم جو عامہ مردم جو عیسائی نے
حضرت شام عبدالمقیت عطی کے اختلاف پر کھٹا
قضا سے حلال کیا عرب کی اس کا اردو ترجمہ
عربی و تحقیقات سے حراں کیا۔ 2002ء میں یہ
طبی ہو چکا ہے۔
"سہرگ" کے نام سے خاکے لکھے یہ کتاب
2007ء میں شائع ہوئی۔
"سہرگ" میں اپنے والد محترم مولانا عبدالحق
ندوی استاد محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان "حضرت
شیخ عبدالحق ندوی" حضرت مولانا عبدالحق ندوی
شاہ عبدالحق ندوی کے پڑا محمد عبدالحق ندوی
مولانا عبدالحق ندوی ڈاکٹر محمد عبدالحق ندوی
پروفیسر مشیت اظہر ہوگی مولوی قحیہ مشیت
رضوی والدہ محترمہ پڑا زندگی کے ہم سفر ہیں
کے خاکے شائع ہیں۔
حصین حصین کی ڈاکٹر صاحب نے 2010ء میں
ترجمہ نوکی حصین (عربی) جو علامہ ابن
الجزری کی تصنیف ہے اس کا ترجمہ اردو میں ان
کے والد مولانا عبدالحق ندوی نے "قول حصین" کے
نام سے کیا ہے۔ اسے چھپا ہے جب کے ساتھ ترجمہ عام
پڑا ہے۔ حدیث ان کو بھی حاصل ہوئی۔
"اقبال کا شعور نظر" فروری 2010ء میں شائع
ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس میں اقبال کے شعور

دیا گیا ہے۔ اقبال اور حدیث جب شریک ہو کر آتی ہیں
کیا میں انہیں نے بڑی پڑائی کی۔ پاکستان کے
نامہ نگار اقبال قوی زبان (انجمن ترقی اردو) علوم
اسلام اور عقل نے ان پر میر سے شائع کیے۔
ڈاکٹر محمد عبدالمقیت نے اپنے شاگرد پروفیسر چاکر
نکھڑوں سے لے کر ان کا وہ صرف اعلیٰ شاعرین
تھے بلکہ شریک عرب کہتے تھے شاکر عطی
قد فرخیں بھی ہیں لیکن ان کی طرف توجہ نہ دی
در کتبہ طبیعت تحقیق کی طرف مائل رہی چنانچہ
مقالہ نگاری کی طرف توجہ نہ دی اور شاعری کو کچھ
پاکیزہ مگر شاعری کی طبع کی۔
ستاروں کی سیمیں گھل پڑیں ہوئی جاتی ہے
مخربع امید ابھی گرامی ہوئی جاتی ہے
ایک غیر ہو امید کے ان چار گھنوں کی
کسی کی سکرابٹ رہی سادہ ہوئی جاتی ہے
میت کی قسم! وہ جٹائے دوست بھی شاکر
میر سے اہل انصاف کا حوالا ہوئی جاتی ہے
نہ شان و شکام آئی نہ غلبہ مشر کام آتا
لب انگہ سائے گھنوں کا وہ عالم کہاں شاکر
ستارے ہو گئے یہ نور جب ماہ تمام آتا
کس قدر دھولے ہوئے ہیں آج ہزاروں کے سر
دل کے عبادت کے سائے میں ان لوگوں کے سر
ہوں تو ان میں بہت ہیں ہزاروں میں سے
یہ غلامی میں کہ گیا جو راز وہ شعور ہے